سوال

(100) صدقہ فطر قبل نماز عید کے نکال کر رکھ دیا الخ۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر قبل نماز عید کے نکال کر رکھ لیا، پھر یہ سبب بھول کے یا تحصیلدار کے نہ پہنچنے کے بعد نماز عید کے دیا تو صدقہ فطر ادا ہوا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ تو یہی ہے کہ نماز عید کے قبل ادا کر دینا چاہیے، مگر بھول چوک معاف ہے، ایسی حالت میں بعد بھی ادا کرے گا تو درست ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ سے ایسے کام کی نسبت دریافت کیا گیا جو کہ پہلے کرنا تھا، مگر بوجہ بھول کے پیچھے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ((لَاحَرَجَ)) ''کوئی حرج نہیں۔'' آئندہ کے واسطے خیال رکھنا چاہیے۔ (مفتی ابو محمد عبدالستار غفرلہ الغفار المہاجری) (صحیفہ اہل حدیث دہلی بابت ماہ شوال ۱۳۴۶ھ جلد، نمبر ۱۰) (فتاویٰ ستاریہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۳)

توضیح:... بھول چوک تو معاف ہے، لیکن تحصیلدار کے پاس نہ پہنچنے میں تو بھول چوک نہیں ہے یہ تو دیدہ دانستہ مستحق صدقہ الفطر کے پاس نہ پہنچانا ہے، جو مندرجہ ذیل حدیث کے صریح خلاف ہے۔

((عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال فرض رسول اللّٰہ ﷺ زکوٰۃ الفطر طھرۃ للصائم من اللغو والرفث طعمۃ للمساکین فمن اَدّاھا قبل الصلوۃ وھی زکوٰۃ مقبولۃ ومن اداھا بعد الصلوۃ فھی صدقۃ من الصدقات رواہ ابو داوٗد وابن ماجہ والدار قطنی والحاکم و صححہ کذافی منتقی الاخبار ونیل الاوطار ماخوذ از فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ا ص ۵۱۵))

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص تحصیلدار کے انتظار کی وجہ سے قبل از نماز عید صدقہ الفطر ادا نہیں کرتا بلکہ بعد از نماز ادا کرتا ہے، اس کا صدقہ فطر ادا نہیں ہوتا، عام صدقات میں سے صدقہ ہے، ((فافہم وتدبر علی محمد سعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال ۱۔۷۔۱۔۹)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 211